جیسے میرے سرکار ہیں ویسا نہیں کوئی

حضورﷺ کی مجلس میں آنا بہت بڑی خوش قسمتی ہے کسی بھی مجلس کی نسبت سے اُس مجلس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، مجلس اپنی نسبت کی وجہ سے بڑی ہوتی ہے اللہ نے جب سے حضورﷺ کو زمین پر اتارا ہے ساری زمین کو مسجد بنا دیا ہے، کسی بھی جگہ مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھ لی جائے نماز ہو جاتی ہے حضورﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔ اگر کسی کو علم ہو جائے کہ حضورﷺ کیسے تھے تو اسے حضورﷺ سے ٹوٹ کر محبت ہو جائے گی جو حضورﷺ کو جان لیتا ہے اسے حضورﷺ سے والہانہ محبت ہو جاتی ہے حضورﷺ سے محبت کی پہچان دیوانگی ہے، اگر کوئی حضورﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو اس محبت کی پہچان دیوانگی ہے جیسے حضورﷺ نے فرمایا:

جب بھی تم اللہ کا ذکر کرو تو ایسے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں

دنیا میں کوئی بھی انسان حضورﷺ جیسا نہیں ہے نہ شرعی لحاظ سے، نہ طریقت کے لحاظ سے، نہ جسمانی لحاظ سے اور نہ روحانی لحاظ سے کوئی بھی حضورﷺ کی مثل نہیں ہے حضورﷺ اپنی ہر صفت میں بے مثال ہیں، حضورﷺ کی ہر صفت اعلیٰ، ارفع اور بلند ہے، آپ کی ہر صفت اتنی پیاری ہے کہ اس صفت جیسی کوئی بھی چیز کائنات میں نہیں ہے اگر حضورﷺ کو جسمانی طور پر بھی دیکھا جائے تو حضورﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔

حضورﷺ کا جسمِ اطہر:

حضورﷺ کا جسمِ اطہر خوشبودار تھا آپﷺ کے جسمِ اقدس سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ صحابہ اکرام فرماتے ہیں کہ ایسی خوشبو نہ تو ہم نے کسی باغ سے سونگھی، نہ کسی پھول سے سونگھی اور نہ ہی کسی کے جسمِ اقدس سے ایسی کبھی خوشبو آئی تھی، حضورﷺ کا جسم اقدس قدرتی طور پر تو خوشبودار تھا لیکن حضورﷺ کثرت سے عطر بھی استعمال کرتے تھے، حضورﷺ جب بھی کسی گلی سے گزرتے تو وہ گلی مہکتی رہتی اور ہم اندازہ لگا لیتے تھے کہ یہاں سے حضورﷺ گزر کر گئے ہیں، حضورﷺ کے پسینہ مبارک میں بھی خوشبو تھی، آپﷺ کا پسینہ مبارک کسی کپڑے سے لگتا تو اُس کپڑے میں بھی خوشبو آنے لگتی، حضورﷺ کے جسمِ اقدس پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی تھی، حضورﷺ کی سانس بھی خوشبودار تھی حضورﷺ جب سانس لیتے تو قریب بیٹھے صحابہ کرام بھی اس سانس کی خوشبو کو محسوس کر سکتے تھے، حضورﷺ کے جسمِ اقدس کا سایہ نہیں تھا اس میں بھی اللہ کی طرف سے حضورﷺ کی تعظیم مقصود تھی کہ جب صحابہ حضورﷺ آگے پیچھے یا دائیں بائیں چلیں تو حضورﷺ کے سایہ پر بھی کسی کا پاؤں نہ پڑے، حضورﷺ کا جسمِ اقدس کثیف تھا کہ آپﷺ کے جسمِ اقدس سے روشنی کی شعاعیں آر پار ہو جاتی تھیں، آپﷺ کے جسمِ اقدس سے روشنی گزر جاتی تھی یہی وجہ ہے کہ حضورﷺ نے جب چاند کو اشارہ کیا تو روشنی نے روشنی کو سمجھ لیا، نور نے نور کو جان لیا کہ کیا کہہ رہا ہے جب سورج کو اشارہ کیا تھا تو سورج چونکہ نور ہے تو نور نے نور کی بات سمجھ لی کہ مجھے حضورﷺ نے عصر کے مقام پر پلٹنے کا حکم دیا ہے۔

حضورﷺ کے فضلات مبارک:

حضورﷺ کے فضلات میں بھی معجزات ہیں حضورﷺ نے ایک برتن میں بول مبارک (پیشاپ) کیا اور صحابیہ کو حکم دیا کہ جاؤ اسے پھینک آؤ وہ جب پھینکنے گئی تو اُس نے سوچا میرا ضمیر یہ گوارا نہیں کرتا میں اسے کہاں گراؤں اس نے برتن کو منہ لگایا اور پی گئی حضورﷺ چونکہ غیب کا علم جانتے تھے وہ صحابیہ جب واپس آئیں تو پوچھا صحابیہ کیا کیا؟ آپ بول (پیشاپ) مبارک پھینک آئی ہیں؟ جواب دیا حضورﷺ میرے ضمیر نے یہ گوارا نہیں کیا مجھے یہ سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ میں کہاں پھینکوں میں نے برتن کو مُنہ لگایا اور بول مبارک پی گئی۔ حضورﷺ صحابیہ کا جواب سُن کر خوش ہوئے اور فرمایا:

''اے صحابیہ جا اللہ نے قیامت تک تیری نسلوں سے پیٹ کی بیماری کو دور کر دیا''

حضورﷺ جسمانی طور پر بھی ہمارے جیسے نہیں ہیں۔ خون پینا شریعت میں حرام ہے چاہے وہ خون کسی جانور کا ہو یا انسان کا ہو دونوں صورتوں میں حرام ہے۔ اس کے حرام ہونے کا ذکر اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ طور پر قرآن میں بھی فرمایا ہے:

”اے ایمان والو تم پر خون کو حرام کیا گیا ہے“

حضور ﷺ نے جب پچھنے لگوائے تو کچھ خون ایک برتن میں جمع ہوا اور ایک صحابیہ کو فرمایا جاؤ جا کر پھینک آؤ، صحابیہ کو اس بات کا علم تھا کہ اسلام میں اللہ نے خون کو حرام کیا ہے لیکن صحابیہ جانتی تھیں کہ قرآن سے زیادہ کس کی عزت ہے؟ وہ جانتی تھیں اصل عزت حضور ﷺ کی ہے جو صاحبِ قرآن ہیں، جن کے سینے میں قرآن موجود ہے دل نے یہ گوارا نہ کیا کہ حضور ﷺ کا خون گراؤں، برتن سے مُنہ لگایا اور خون پی لیا۔

جب وہ صحابیہ واپس آئیں پوچھا آپ نے خون کا کیا کیا؟ فرمایا یا رسول اللہ ﷺ میرے دل نے یہ گوارا نہیں کیا کہ میں آپ ﷺ کا خون گراؤں میں نے برتن کو مُنہ لگایا اور پی گئی ۔حضور ﷺ نے فرمایا:

”اے صحابیہ جا اللہ نے تجھ پر اور تیری نسل پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا تیرے خون کے ساتھ میرا خون مل گیا اس لئے اللہ نے تجھ پر اور تیری نسلوں پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دیا“

حضور ﷺ کا چہرہ انور:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بار ایسا ہوا کہ میں رات کے وقت کچھ سلائی کر رہی تھی قریب چراغ جل رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا میں نے نظریں اٹھا کر ابھی دیکھنا ہی چاہا تھا کہ ہاتھ سے سوئی گر گئی اور حجرے کا دروازہ کھلنے سے یک دم ہوا کی وجہ سے چراغ بھی بجھ گیا اور آپ فرماتی ہیں کہ میں زمین پر ہاتھ مار کر سوئی ڈھونڈنے لگی حضور ﷺ نے دیکھا کہ عائشہ زمین پر ہاتھ مار کر کچھ ڈھونڈ رہی ہیں آپ ﷺ مسکرائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے مسکرانے سے آپ ﷺ کے دندان مبارک سے روشنی نکلی اور پورا کمرا روشن ہو گیا ۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اس روشنی میں سوئی کو ڈھونڈ لیا۔

صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوتے اکثر گفتگو کرتے تو حضور ﷺ کے چہرہ کا عکس سامنے دیوار پر پڑتا تھا اور اس عکس کی روشنی ہم تک آتی تھی۔

حضور ﷺ شریعت کے لحاظ سے کیسے تھے؟

حضور ﷺ شریعت میں بھی ہم سے بلند ہیں ہم پر پانچ نمازیں فرض ہیں لیکن حضور ﷺ پر چھ نمازیں فرض تھیں آپ ﷺ تہجد بھی فرض کے طور پر پڑھتے تھے لیکن امت کی تکلیف اور پریشانی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حضور ﷺ نے تہجد کو نفل نماز قرار دیا۔حضور ﷺ کا ایک شرعی اعجاز یہ بھی ہے کہ اللہ نے جہاں اپنا نام رکھا ہے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کا نام بھی اپنے نام کے ساتھ رکھا۔کلمہ، نماز اور اذان کو اگر دیکھیں تو اللہ نے اپنے نام کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کا نام رکھا ہے، جہاں اللہ نے اپنی یاد کا حکم دیا وہاں ساتھ ساتھ اپنے محبوب کی یاد کا بھی حکم دیا۔ یہاں تک کہ اللہ نے حضور ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا فرمایا:

”جس نے اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی بے شک وہ بڑی کامیابی پا گیا“

”جس نے رسول کی اطاعت کی اسی نے اللہ کی اطاعت کی“

حضور ﷺ واحد ایسی ہستی ہیں جن کی پیروی کو اللہ نے اپنی پیروی قرار دیا ہے۔آپ ﷺ کا ایک شرعی طور پر امتیاز یہ بھی ہے کہ آپ پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی ہے، آپ ﷺ کو شریعت میں یہ بھی اجازت ہے کہ آپ جتنی چاہے بیویوں سے شادیاں کر سکتے ہیں اُمت کے مردوں کو چار سے شادیاں کرنے کا حکم ہے لیکن حضور ﷺ کو حکم ہے کہ وہ جتنی چاہے بیویوں سے شادی کر سکتے ہیں۔حضور ﷺ کو ایک امتیازی حیثیت یہ بھی حاصل ہے کہ حضور ﷺ جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو آپ ﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا تھا، صحابہ ٹولیوں کی شکل میں آئے اور حضور ﷺ پر درود پڑھتے رہے، مردوں، عورتوں اور بچوں نے حضور ﷺ پر درود پڑھا۔

حضورﷺ کی بیویاں اُمت کی مائیں:

آپﷺ کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں قرار پائیں آپﷺ کی وجہ سے آپ کی بیویوں کو اُم المومنین کا لقب عطا ہوا اور آپﷺ کی بیویوں کو یہ سعادت حاصل تھی کہ آپﷺ کے وصال کے بعد وہ کسی سے شادی نہیں کر سکتی تھیں۔ حضورﷺ کی بیویاں وصال کے بعد بھی حضورﷺ کے نکاح میں رہیں جبکہ عام طور پر یہ شرعی حکم ہے کہ اگر کسی بیوی کا شوہر انتقال کر جائے تو وہ عدت گزارنے کے بعد نکاح کر سکتی ہیں۔

صحابی کون ہے؟

کعبہ اور قرآن دونوں بہت بڑی چیزیں ہیں لیکن ان دونوں چیزوں کو دیکھ کر ہم صحابی نہیں بن سکتے ہیں اصل میں صحابی وہی ہیں جس نے حضورﷺ کو دیکھا، حضورﷺ کو دیکھنے والا صحابی ہے، قرآن اور کعبہ کو دیکھنے والا صحابی نہیں ہے یہ حضورﷺ کا اعجاز ہے۔ اللہ نے آپ کو دونوں جہانوں میں سرداری عطا فرمائی ہے آپﷺ اس دنیا میں بھی سردار ہیں اور قیامت کے دن بھی سردار ہی رہیں گے آپﷺ نے فرمایا اے لوگو:

اللہ نے جو مجھے جسمانی طور پر قوت سماعت اور بصارت دی ہے تمہارے لئے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے

حضورﷺ کی قوتِ سماعت:

حضورﷺ جب معراج شریف پر تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں کسی کے قدموں کی آواز سنائی دیتی ہے حضورﷺ فرماتے ہیں اے اللہ یہ میرے پیچھے کون چل رہا ہے؟ اللہ نے فرمایا اے نبیﷺ تیری قوتِ سماعت اس قدر وسیع ہے کہ مدینہ کی گلیوں میں بلال چل رہا ہے اور اس کے چلنے کی آواز آپ کو جنت میں سنائی دے رہی ہے۔

حضورﷺ کی بصیرت:

ایک مرتبہ حضورﷺ نے حالتِ نماز میں تین بار ہاتھوں کو بلند کیا اور اور پھر باندھ لیا جب حضورﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہﷺ آج نماز میں عجیب عمل ہوا ہے؟ آج آپﷺ نے نماز میں تین بار ہاتھ بلند کیے اور پھر باندھ لیے کیا ہم بھی ایسا عمل کیا کریں؟ فرمایا اے صحابی آج نماز میں عجیب معاملہ ہوا میں نماز میں جنت کی آیات کی تلاوت کر رہا تھا تو جنت میرے سامنے آ گئی اور جنت کے باغات کے پھل میرے سامنے پیش کیے گئے میرا دل چاہا کہ میں جنت کے پھلوں کو توڑوں اور تمہیں دکھاؤں لیکن پھر میرا جی چاہا کہ نہیں جنت کی چیز ہے جنت میں ہی رہے تو بہتر ہے میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا حضورﷺ کی نگاہِ کرم اس قدر وسیع تھی کہ حضورﷺ زمین سے نظر اٹھاتے ہیں اور اللہ کے عرش کے نیچے جنت کو دیکھ لیتے ہیں۔

دنیا میں ہر روز سینکڑوں، کروڑوں لوگ ایسے ہیں جن کی روز قبریں بنتی ہیں، جو چھت کے نیچے آ گیا اس کی بھی مٹی قبر بن جاتی ہے، کوئی سمندر میں ڈوب کر مر جاتا ہے تو پانی اس کی قبر بن جاتا ہے، اگر کسی کو جلایا جاتا ہے تو وہ راکھ اُس کی قبر بن جاتی ہے لیکن حضورﷺ کا خاص اعجاز ہے کہ آپﷺ ہر سیکنڈ میں ہر ایک کی قبر میں جا رہے ہیں، جب قبر میں تیسرا سوال ہوتا ہے **ما تقول فی حقه هذهِ الرجل** کہ تم اس شخصیت کے بارے میں دنیا میں کیا کہا کرتے تھے؟ **هذهِ** کا لفظ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کوئی موجود ہے، کوئی ایسی شخصیت موجود ہے جس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے، حضورﷺ ایک ہیں اور دنیا میں ہر روز کروڑوں لوگ مر رہے ہیں اور اُن سب کی قبروں میں جانا یہ حضورﷺ کا کمال معجزہ نہیں تو اور کیا ہے؟ قبر میں بھی حضورﷺ کا ہر ایک کے ساتھ الگ الگ معاملہ ہے اگر کوئی زیادہ نیک ہوتا ہے تو وہ حضورﷺ کو پہچان جاتا ہے اور جو بد ہوتا ہے وہ اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے حضورﷺ کو نہیں پہچان پاتا ہے، حضورﷺ قبر میں بھی ہر ایک سے الگ الگ کلام کرتے ہیں، کسی سے یہ کلام کرتے ہیں کہ اے فرشتو اسے چھوڑ دو یہ غوثِ اعظم کا دھوبی ہے، غوثِ اعظم بھی تو میرا ہی ہے تو حضورﷺ ہر ایک سے الگ الگ کلام فرماتے ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: لوگو اللہ نے قیامت کا دن میری عزت اور شان دکھانے کے لئے بنایا ہے وہ پچاس ہزار دن اللہ نے حضور ﷺ کی شان دکھانے کے لئے بنایا جبکہ جنت اور دوزخ کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ نے قبر میں کر دیا تھا حضور ﷺ نے بھی اس بات کی طرف اشارہ فرمایا:

جو جس دن مرا اس کی قیامت اسی دن قائم ہو گئی

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ نے پھر اتنا بڑا دن کس لئے بنایا؟ قیامت کا دن اس قدر سخت ہوگا کہ وہ دن بچوں کو بوڑھا کر دے گا، فرشتوں کی لمبی لمبی قطاریں لگ جائیں گی اور اُس دن لمبے لمبے حساب کتاب شروع ہو جائیں گے اس کے پیچھے کیا مقصد تھا؟ اس کے پیچھے اصل مقصد حضور ﷺ کی شان اور تعظیم دنیا کو دکھانا تھا کہ لوگو میرے نبی کو دیکھو میرا نبی کیسا عظیم نبی ہے؟ اسی لئے **اعلیٰ حضرت** نے فرمایا تھا:

؎ آج لے پناہ اُن کی، آج مدد مانگ اُن سے — کل نہ مانیں گے قیامت میں اگر تو مان گیا

حضور ﷺ فرماتے ہیں قیامت کے دن آدم سے لے کر عیسیٰ تک سارے نبی میرے در پر حاضر ہو جائیں گے اور عرض کریں کہ اے اللہ کے نبی آج آپ ہی ہمیں اللہ کے قہر سے بچا سکتے ہیں، حضور ﷺ فرماتے ہیں اُس دن اللہ کے سامنے میرے علاوہ کوئی نہیں بول سکے گا حضور ﷺ فرماتے ہیں میں اس دن اللہ کے سامنے سجدہ کروں گا اور سجدہ میں اللہ کی ایسی حمد بیان کروں گا جو آج تک کسی نے نہیں سنی ہوگی وہ اس قدر خوب صورت الفاظ ہوں گے جو آج تک کسی نے نہیں سُنے ہوں گے اسی وجہ سے آپ ﷺ کا نام محمد ہے آپ ﷺ ایسی تعریف کرنے والے ہیں کہ آپ ﷺ جیسی کوئی تعریف نہیں کر سکتا ہے۔

حضور ﷺ کی اللہ کی بارگاہ میں حمد:

اللہ فرمائیں گے اے نبی سجدے سے سر اٹھائیں آپ نے آج اس قدر خوبصورت حمد کی ہے کہ آج تک کسی نبی نے ایسی حمد نہیں کی ہے اے نبی سجدے سے سر اٹھائیں آج آپ جس طرف اشارہ کریں گے ہم اسے بخش دیں گے ہم نے شفاعت کا تاج آپ کے سر پر پہنا دیا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں پھر بخشش کا سلسلہ شروع ہو جائے گا پہلے ابوبکر سے بخشش شروع ہوگی، پھر عمرؓ اسی طرح سب صحابہ کرام باری باری سامنے آتے جائیں گے اور اُن کی بخشش ہوتی جائے گی، صحابہ کے بعد ولی، ولیوں کے بعد غوث آ جائیں گے، پھر قطب آئیں گے، پھر ابدال آئیں گے، پھر تمام دنیا کے علماء، فقہاء، مجتہدین اکٹھے ہو جائیں گے اپنے اپنے شاگردوں کو سفارش کرنا شروع کر دیں گے، پھر پیر حضرات آئیں گے وہ آ آ کر اپنے مریدوں کو بچاتے جائیں گے یہاں تک کہ میری شفاعت کا دائرہ اس قدر وسیع ہوگا اس دن وہ بچہ جو اپنی ماں کے پیٹ میں فوت ہوا ہوگا وہ بھی اُس دن اپنے والدین کی شفاعت کرے گا۔

جنتی اللہ کے دیدار سے فیض یاب ہوں گے:

جنت میں بھی اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو خاص رحمت عطا فرمائیں گے جنتی لوگ جنت میں کئی سال گزاریں گے اللہ اُن سے پوچھے گا اے جنتیوں بتاؤ تمہیں میری جنت میں کسی چیز کی کمی تو نہیں محسوس ہو رہی؟ جنتی کہیں گے مولا جنت میں ہر دن نیا کرم اور فضل حاصل ہوتا ہے ہمیں کسی بھی چیز کی کمی نہیں ہے؟ اللہ فرمائیں گے اے میرے جنتیو کیا میں تمہیں اس سے بڑا کرم نہ عطا فرما دوں؟ جنتی کہیں گے اللہ تعالیٰ کرم فرما دیجئے ہمیں اور کیا چاہئے اللہ فرمائیں گے جنتیو تم نے جنت میں ہر چیز دیکھ لی تو کیا آج میں تمہیں سب سے اعلیٰ چیز نہ دکھاؤں؟ میں آج تمہیں اپنے چہرہ کی زیارت نہ کروادوں؟ اللہ فرمائیں گے اے جنتیو کل فلاں جگہ دعوت ہے آ جاؤ، جنتی بے قرار ہو کر رات گزاریں گے یہاں تک کہ جب اگلا دن آئے گا بڑی خوبصورت سواریاں آ جائیں گی، جنتی اُن سواریوں پر سوار ہو کر ایک بڑے عالی شان میدان میں جمع ہوں گے جہاں بلند جگہوں پر کرسیاں لگی ہوں گی اور اُن کرسیوں پر جنتیوں کے نام لکھے ہوں گے، ہر جنتی اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ جائے گا، جنت الفردوس سے لے کر جنت الماویٰ تک تمام جنتی اُس دن اکٹھے ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دیں گے آپ آئیں اور قرآن کی تلاوت کریں (حضرت داؤد علیہ السلام جب اپنے دور میں قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے تو اس قدر خوبصورت آواز میں تلاوت فرماتے کہ آسمان پر موجود پرندے آپ کی تلاوت کی آواز سُن کر ساکت ہو جاتے، چلتا ہوا پانی رُک جاتا تھا) اللہ اُس دن فرمائیں گے اے داؤد آج زبور نہیں پڑھنی

آج محمد کا قرآن پڑھو، حضرت داؤد علیہ السلام اُس دن جب لحنِ داؤدی سے زبور پڑھیں گے تو اُس دن سب جھوم اٹھیں گے اور کہیں گے مولا آج وہ مزا آیا کہ پہلے کبھی نہیں آیا ہے جنتی لوٹ پوٹ ہو جائیں گے اور کہیں کہ مولا بس ہوگئی اللہ فرمائیں گے ابھی ٹھہرو اور پھر حضورﷺ کو آواز دی جائے گی حضورﷺ اپنی کرسی سے اٹھیں گے اللہ فرمائیں گے اے محبوب آج آپ ہمیں قرآن سنائیں۔

حضورﷺ اُس دن جب اپنی لحنِ محمدی میں قرآن پڑھیں گے، جو خود صاحبِ قرآن ہے وہ جب قرآن پڑھے گا تو اُس دن کیا عالم ہوگا؟ ایسی رحمت اور کرم کی پھوار جنتیوں کے مُنہ پر پڑے گی کہ جنتی مدہوش ہو جائیں گے، کوئی کہیں گر رہا ہوگا تو کوئی کہیں کہ اچانک آواز آئے گی مولا بس کر دے اگر اور پڑھا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے، ہم نہیں سُن سکتے آج حد ہوگئی ہے۔ آواز آئے گی اے جنتیوں ٹھہرو ابھی میری زیارت باقی ہے میں نے محمد کی آواز سے تمہارے دلوں کو طاقت عطا کی ہے تاکہ تم میری زیارت برداشت کر سکو، اللہ تعالیٰ ستر ہزار پردے ہٹائے گا اور جنتی اللہ کی زیارت اس طرح کریں گے جیسے چودھویں کا چاند ہو۔ جس طرح آج ہم دنیا میں چودھویں کا چاند دیکھتے ہیں تو وہ ہمیں واضح نظر آتا ہے اسی طرح اُس دن سب جنتی جنت میں اللہ کی ذات کو واضح، روشن اور چمکتا ہوا دیکھیں گے۔

کاش کوئی حضورﷺ کو جان لے:

لوگ حضورﷺ کو جانتے ہی نہیں ہیں، مُنہ پھاڑ کر حضورﷺ کے بارے میں بڑے بڑے جملے کہتے ہیں، حضورﷺ کو جانتے ہی نہیں کہ حضورﷺ کون ہیں؟ اگر کوئی حضورﷺ کو جان لے تو سال کے ۳۶۵ دن ہی حضورﷺ کا میلاد منائیں، حضورﷺ کی وجہ سے اللہ نے جو ہم پر رحم اور کرم کیا ہے کاش کوئی جان لے، اللہ نے ہمیں کسی جانور کی شکل میں پیدا نہیں کیا بلکہ اللہ نے خوبصورت شکل کے ساتھ اپنے محبوب کی اُمت میں شمار کیا۔ اگر لوگ اس کرم کو جان لیں تو ساری زندگی سجدے سے سر نہ اٹھائیں، کاش لوگ یہ جان لیں کہ دنیا حضورﷺ کی آمد سے پہلے کیا تھی اور حضورﷺ کی آمد کے بعد دنیا کا نقشہ کس طرح بدلا، حضورﷺ کی آمد سے پہلے جو حالات تھے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں تاریخ میں بڑے بڑے ظالم بادشاہ بھی گزرے ہیں کہ جو کوئی بادشاہ کا غلام بادشاہ کی نافرمانی کرتا تو بادشاہ اپنے دربار میں اسے کھڑا کر کے سب کے سامنے سر سے پاؤں تک اس غلام کی کھال اتار دیتا، عورتوں کو زندہ جلا دیا جاتا تھا، وہ اس قدر جاہل لوگ تھے کہ کعبہ کا طواف ننگے کیا کرتے تھے، رحمت عالمﷺ کی تلاش میں ہزاروں سال سے دنیا تڑپ رہی کہ کب وہ نبی آئے گا، کب دنیا میں اُس نبی کی رحمت عام ہوگی اور جب حضورﷺ آئے تو ہر طرف روشنی پھیل گئی۔

دین کے لئے ہمارا کیا کردار ہے؟

خدا کی قسم آج ہمیں سب کچھ بنا بنایا پلیٹ میں رکھ کر ملا ہے، آج ہمیں قدر ہی نہیں ہے، جس دین کے لئے حضورﷺ نے پتھر کھائے، جس دین کے لئے حضورﷺ نے تکلیفیں برداشت کیں، جس دین کے لئے صحابہ نے قربانیاں برداشت کیں، آج ہم اُس دین کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ ہمیں غزوہ بدر، احد، خندق جیسی لڑائیاں نہیں لڑنی پڑی ہیں، ہم نے فتح مکہ کے پیچھے حضورﷺ کی تکالیف کو نہیں دیکھا ہے، ہم نے شعب ابی طالب کی وہ بھوک اور تکلیف برداشت نہیں کی جو حضورﷺ نے برداشت کی ہے، ہمیں آج سب کچھ بنا بنایا مل گیا اس لئے ہمیں قدر نہیں ہے۔ افسوس کسی نے جاننے کی کوشش نہیں کی کہ حضورﷺ کی شان کیا ہے؟ جو حضورﷺ کو جان لیتا ہے وہ حضورﷺ سے ٹوٹ کر محبت کرتا ہے، حضورﷺ حسن میں، درجے میں، تعلیمات میں، اللہ کے محبوب ہونے میں بھی بے مثال ہیں۔

حضورﷺ کا خاص حکم:

اپنے گھروں کو حضورﷺ کی گفتگو سے آباد کریں حضورﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ دو کام کیے بغیر مرنہ جانا:

ایک یہ کہ اپنے بچوں کو میری محبت دے کر جانا — **دوسرا کام یہ کہ اپنے بچوں کو قرآن پڑھا کر جانا**

اپنے بچوں کو ایسے عقیدے نہ دے کر جانا کہ میری محبت سے دور ہو جائیں ہمارے پاس حضورﷺ سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں ہے، ہماری نمازیں، ہماری زکوٰتیں، ہمارے روزے، ہماری تسبیحاں کسی کام کی نہیں اگر ہمیں حضورﷺ سے محبت نہیں ہے۔

''حضور ﷺ کی محبت تمام عبادتوں کی جان ہے تمام عبادتیں بے جان ہیں اگر وہ حضور ﷺ کی محبت کے بغیر کی جائیں''

ہمارے اعمال ہماری بخشش کے لئے کافی نہیں ہیں قیامت کے دن اگر کوئی ذات ہمیں بخشوائے گی تو وہ حضور ﷺ کی ذات ہوگی، جب ہمارے پاس حضور ﷺ کی ذات کے سوا کوئی شے ہے ہی نہیں ہے تو پھر اکڑ کس بات کی؟ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حضور ﷺ کے دامن سے جڑ جائیں، اپنی زندگی حضور ﷺ کے نام سے کردیں کیونکہ ہماری زندگیوں کے اصل مالک حضور ﷺ ہیں اسی راز میں ہماری دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے اللہ نے قرآن میں فرمایا:

نبی تمہاری جانوں کا تم سے زیادہ مالک ہے

آج ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے اُس کا سب سے زیادہ حق دار ہمارا نبی ہے اللہ ہمیں حضور ﷺ کی کامل اتباع اور پہچان عطا فرمائے آمین